ALHAMD ISLAMIKA Volume 10 Issue 01
January - June 2023

لیدر پراڈکٹس کی تیاری اور استعمال کے شرعی اصول

Dr Noor Wali Shah, Assistant Professor NUML Main Campus Islamabad noor.walishah@numl.edu.pk
Dr Nisar Akhter Assistant Professor Iqra University Karachi nisar.akhtar@iqra.edu.pk
Dr Abida Shaheen Assistant Professor Iqra University abida.shaheen@iqra.edu.pk

Abstract

Allah the elevated has created us to worship Him and the rest of the universe is created for us.in deed there are countless blessings of Allah on us in this vast universe. Among his various blessings, one is The Animals. In general we use them for meat or hides.

Although hundreds of research articles and thesis about Halal meat and halal food industry have been penned till the present date, but Islamic rules for hides and halal leather industry remained the way they are. They deserve to be written in detail in order to keep off the Muslims from impure leather products.

In this paper we have discussed details about the hides according to Islamic point of view. All the sharia's rules about leather are discussed. The present process of Tanning to get a final leather product, the chemicals used in the process (tannin) and its effects on the products are mentioned in the light of Islam. This paper deals with shariah rules to use these products as well. The end of the paper consists of some sharia standards for the leather industry and tanneries are derived from Quran o Sunnah and then some feasible recommendations are given to the government for the availability of Halal and pure leather.

Keywords: Tanning, Tannery, Tannins, leather, halal, Halal leather industry,

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور باقی پوری کائنات کو انسان کی بھلائی اور فائدے کیلئے پیدا کیا ہے۔

{هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا}[1]

انسان کو اشرف المخلوقات کا رتبہ عنایت کرکے اسے دنیا کی باقی مخلوقات پر سردار بنایا اور اسے فہم و فراست کے عظیم زیور سے آراستہ کیا جس کی رو سے وہ اس دنیا میں موجود جمادات، حیوانات، نباتات اور حشرات کو اپنی چاہت اور مرضی سے استعمال کرکے اس سے مختلف دنیوی امور میں مستفید ہوتا ہے۔ ان جملہ اشیاء میں سے ایک جانور بھی ہے۔ انسان مختلف زمینی اور سمندری جانوروں کو گوشت پوست اور دیگر فوائد کے حصول کے لئے استعمال کرتا ہے۔ {وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ}[2]

جانوروں سے استفادے میں شریعت نے ہمیں بلکل بے لگام نہیں چھوڑا ہے بلکہ ہمارے لئے کچھ اصول وضوابط مقرر کئے ہیں جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ عام طور پر جانور سے دو بڑے اور عمومی فائدے حاصل کئے جاتے ہیں، (1) گوشت کھانا (2) کھال کا حصول

---

1 [البقرة: 29]

2 [النحل: 5]

جس طرح گوشت کھانے کیلئے شریعت نے خاص اصول وضوابط مقرر کئے ہیں اسی طرح کھال کے استعمال کے لئے بھی خاص شرعی ضابطے اور اصول موجود ہیں جن پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے۔

کھال کسے کہتے ہیں:

کھال گوشت کی اس تہہ کو کہتے ہیں جو بدن کے اوپر جانب پر موجود ہوتا ہے۔ عربی میں اسے جلد کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: {كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا}[3]

انگریزی میں اسے (skin) کہتے ہیں۔[4]

پراڈکٹ (Product) کی تعریف

پراڈکٹ مارکیٹنگ مکس (Marketing Mix) کے چار ستونوں (Product, Price, Distribution and Promotion) میں سے سب سے پہلا اور اہم ترین ستون ہے۔

فلپ کوٹلر پراڈکٹ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

Anything that is offered to a market for attention, acquisition, use or consumption and that might satisfy a want or need. [5]

ترجمہ: پراڈکٹ اس چیز کو کہتے ہیں جسے مارکیٹ میں لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے، تاکہ وہ اسے حاصل کرکے استعمال کرسکتے اور اس سے اپنی ضرورت یا خواہش پوری کرسکے۔

مندرجہ بالا تعریف کو سامنے رکھتے ہوئے پراڈکٹ کی عام فہم وضاحت ہم یوں کریں گے:

لوگوں کی ضرورت یا خواہش کی تکمیل کے لیے کمپنیاں اور دیگر کاروباری حضرات جو کچھ تیار کرتے ہیں اور انہیں معاوضے کے عوض خریدار کے حوالے کرتے ہیں، وہ پراڈکٹ کہلاتا ہے، مثلاً Hp کمپنی لوگوں کے لیے کمپیوٹر بناتی ہے اور انہیں ایک خاص معاوضے پر لوگوں کو فروخت کرتی ہے۔ یہ اسکی پراڈکٹ ہے۔

اس مقالے میں ہم پراڈکٹ کو لیدر انڈسٹری تک محدود کرتے ہوئے صرف چمڑے سے بنی مصنوعات کی تیاری اور اس کے استعمال کے لیے درکار شرعی اصول پر بات کریں گے۔

کھال کے استعمال کے عمومی شرعی اصول:

کھال کے استعمال کے شرعی اصول پر بحث کرنے سے قبل اس بات کو نوٹ کرنا ضروری ہے کہ عام طور پر کھال کو دو طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

(1) گوشت کے ساتھ کھانے کے طور پر

(2) اس کی دباغت کرکے بیرونی استعمال کی اشیاء بنانے کیلئے

کھال کے کھانے کے شرعی احکام کا دارومدار اس کی حلت اور حرمت پر ہے۔ اگر تو کھال حلال ہے تو اس کا کھانا جائز ہوگا اور اگر کھال حرام ہے تو اس کا کھانا بھی جائز نہیں ہوگا اور اس کے بیرونی استعمال کا دارومدار اسکے پاک اور ناپاک ہونے پر ہے۔

داخلی استعمال کے شرعی اصول

کھال چونکہ گوشت سے بنتی ہے، اس لئے جن جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہوتا ہے ان کی کھال کھانا بھی جائز ہے۔ چنانچہ گائے، بیل، بھیڑ، بکری، اونٹ، مرغی، کبوتر اور دیگر حلال جانوروں اور پرندوں کو اگر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو جس طرح ان کا گوشت کھانا جائز ہے، اسی طرح کھال کھانا بھی جائز ہوتا ہے۔

شریعت کا قاعدہ ہے کہ ماکول اللحم جانور کی سات چیزیں کھانا حرام ہیں، باقی سب کا کھانا جائز ہے۔ یہ سات چیزیں درج ذیل ہیں۔

---

[3] [النساء: 56]

[4] Oxford Advanced learners' dictionary, Skin P: 1431

[5] Philip Kotler, Principles of Marketing, Part 5, Ch:13,What is product,P:539,

(1)خون(2)مذکر کی پیشاب گاہ(3)خصیتین(4)مؤنث کی پیشاب گاہ اور رحم(5)مثانہ(6)غدود(خون کی جمی ہوئی حالت جو گلٹی کی صورت اختیار کرلے)(7)پتہ(کلیجی میں تلخ پانی کا ایک ظرف)

عن مجاہد قال: کان رسول اللہ ﷺ یکرہ من الشاۃ سبعاً، الدم والحیاء والانثیین والغدۃ والذکر والمثانۃ والمرارۃ[6]

یہاں پر کراہت سے مراد مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ ان سات اشیاء میں خون کا ذکر بھی موجود ہے اور خون کو قرآن پاک میں حرام قرار دیا گیا ہے

{إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ}[7]

مذکورہ حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے کھال کے کھانے کے شرعی احکام یوں بنتے ہیں۔

(1) اگر حلال جانور کو حلال طریقے سے ذبح کیا جائے تو جس طرح اسکا گوشت کھانا جائز ہے، اسی طرح اس کا چمڑا کھانا بھی جائز ہو جاتا ہے سابقہ حوالے کی رو سے۔

(2) دباغت کے بعد چمڑے کو کھانا جائز نہیں، کیونکہ شریعت میں حلال جانور کے گوشت کھانے کی اجازت ہے اور دباغت کے بعد چمڑے کی ماہیت بدل جاتی ہے۔ اب یہ گوشت کے حکم سے نکل جاتا ہے۔ یہ ائمہ ثلاثہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا مذہب ہے۔ شوافع سے اس بارے میں دو اقوال ہیں، لیکن ان کے ہاں راجح اور مفتی بہ قول کے مطابق حرام ہے۔[8]

(3) جس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں اسے حلال طریقے سے ذبح کرنے کے باوجود اسکا چمڑا کھانا جائز نہیں کیونکہ حرام جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے باوجود اسکا گوشت کھانا جائز نہیں ہوتا اور چمڑا گوشت ہی سے بنتا ہے۔

(4) حلال جانور کو غیر اسلامی طریقے سے ذبح کیا جائے تو اس سے جانور مردار ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس کا چمڑا کھانا جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
{حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ}[9]

(5) جو جانور اپنی موت مر جائے اسکا چمڑا کھانا بھی جائز نہیں۔ مذکورہ آیت کی رو سے، کیونکہ اپنی موت مرنے سے جانور مردار ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مردار جانور کی کھال کے کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔

أهدي لمولاة لنا شاة من الصدقة فماتت فمر بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال " ألا دبغتم إهابها (الإهاب الجلد ويجمع على الأهب) واستمتعتم به " قالوا يا رسول الله إنها ميتة قال " إنما حرم أكلها[10]

خارجی استعمال کے شرعی اصول

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کسی چیز کے داخلی استعمال کی شرعی اجازت کا دارومدار اسکے حلال اور حرام ہونے پر ہے کہ جو چیز حرام ہو گی اس کا داخلی استعمال شرعاً جائز نہیں، لیکن کسی چیز کے بیرونی اور خارجی استعمال کی اجازت اس کے حرام یا حلال ہونے پر موقوف نہیں ہے بلکہ اس کے پاک اور ناپاک ہونے پر موقوف ہے۔ حرام اور ناپاک ہونے میں عموم خصوص من وجہٍ کی نسبت ہے۔ جو چیز ناپاک ہو گی وہ حرام ضرور ہو گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو چیز حرام ہو وہ ناپاک بھی ہو۔ جیسے مٹی کھانا ضرر اور نقصان دہ ہونے کی وجہ سے حرام تو ہے لیکن ناپاک نہیں۔ چنانچہ کھال کے خارجی استعمال کا شرعی جائزہ لینے کیلئے اس کی پاکی اور ناپاکی کا جائزہ لیا جائے گا، اسکے بعد اس پر شرعی حکم لگایا جائے گا۔ کھال کے خارجی استعمال کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

---

[6] (مصنف عبدالرزاق۔ابوبکر بن ھمام۔کتاب المناسک۔باب مایکرہ من الشاۃ ص 535/4۔رقم الحدیث 8771۔المکتب الاسلامی بیروت۔ط 1403ھ)

[7] [الأنعام: 145]

[8] (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ۔اکل الجلد۔ص355/15۔دارالسلاسل کویت)

[9] [البقرة: 173]

[10] (سلیمان بن اشعث، سنن أبي داود کتاب اللباس۔باب من روی ان لا ینتفع باھاب المیتۃ۔ 2/ 464۔دارالفکر بیروت)

(1)دباغت(tanning)سے قبل (2)دباغت کے بعد

(1)دباغت سے قبل:

جب تک کھال کی دباغت نہیں ہوتی، کھال گوشت کے حکم میں ہوتا ہے۔ جو حکم گوشت کا ہو گا وہی کھال کا بھی ہو گا۔ اگر گوشت کو شریعت پاک قرار دیتی ہے تو کھال بھی پاک ہو گی اور اگر گوشت شرعاً ناپاک ہے تو کھال بھی ناپاک ہو گی، کیونکہ ما قبل سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ بیرونی استعمال کی اجازت کیلئے اس چیز کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ناپاک کپڑوں کیساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں۔ دباغت سے قبل کھال کی پاکی اور ناپاکی کے سلسلے میں درج ذیل شرعی اصول کار فرما ہیں۔

(1)خنزیر کی کھال کسی بھی صورت پاک نہیں ہوتی۔ یہ نجس العین ہے۔{ أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ }[11]

اس لئے اسکی کھال کو نہ دباغت سے قبل استعمال کرنا جائز ہے اور نہ دباغت کے بعد۔

أن جلد الخنزير لا يطهر بالدباغ؛ لأن نجاسته ليست لما فيه من الدم والرطوبة بل هو نجس العين، فكان وجود الدباغ - في حقه - والعدم بمنزلة واحدة۔[12]

(2)خنزیر کے علاوہ باقی تمام جانوروں (خواہ وہ حلال ہو یا حرام ہو) کو اگر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو ان کی کھال پاک ہو جاتی ہے، کیونکہ ذبح کرنے سے بدن کے فاسد مادے اور بہتا خون نکل جاتا ہے۔[13]

نوٹ:

ذبح کرنے سے جانور کی کھال تو پاک ہو جاتی ہے لیکن اس کا گوشت اور چربی پاک نہیں ہوتی۔ اس لئے جن جانوروں کا گوشت کھانا جائز نہیں انہیں شرعی طریقہ سے ذبح کرنے سے ان کی کھال تو پاک ہو جائے گی لیکن ان کا گوشت اور چربی ناپاک ہی رہے گی۔ اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کو شرعی طریقہ سے ذبح کرنے سے ان کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے اور ان کا گوشت اور چربی بھی۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ذبح کرنے سے کھال پاک ہو جاتی ہے۔ یہ احناف کا مذہب ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ذبح کرنے سے نہ کھال پاک ہو گی اور نہ گوشت اور چربی وغیرہ۔ ہماری دلیل آپ ﷺ کی حدیث ہے کہ دباغ الادیم ذکاتہ۔ اس حدیث میں ذبح کرنے کو بھی دباغت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ جس طرح دباغت سے کھال پاک ہوتی تھی اسی طرح ذبح شرعی سے بھی کھال پاک ہو گی۔

وأما الأجزاء التي فيها الدم كاللحم والشحم والجلد فهل تطهر بالذكاة، اتفق أصحابنا على أن جلده يطهر بالذكاة وقال الشافعي: لا يطهر وجه قوله أن الذكاة لم تفد حلا فلا تفيد طهرا وهذا؛ لأن أثر الذكاة يظهر فيما وضع له أصلا، - وهو حل تناول اللحم - وفي غيره تبعا فإذا لم يظهر أثرها في الأصل كيف يظهر في التبع؛ فصار كما لو ذبحه مجوسي.

(ولنا) ما روي عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه قال: «دباغ الأديم ذكاته» ألحق الذكاة بالدباغ، ثم الجلد يطهر بالدباغ كذا بالذكاة؛۔[14]

نوٹ:

- جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، اسے شرعی طریقے سے ذبح کرنے سے اسکی کھال احناف کے ہاں پاک ہو جاتی ہے۔[15]

---

[11] [الأنعام: 145]

[12])(علاء الدين الكاسانى ، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ـكتاب الطهارة ـفصل فى بيان ما يقع به التطهير ـ1/ 86 ـط دارالكتب العلمية بيروت ـالطبعة الثانية 1986)

[13])(علاء الدين الكاسانى ـبدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ـكتاب الطهارة ـفصل فى بيان ما يقع به التطهير ـ1/ 85ـ ط دارالكتب العلمية بيروت ـالطبعة الثانية 1986)

[14] (علاء الدين الكاسانى ـبدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ـكتاب الطهارة ـفصل بيان ما يقع بى التطهير ـ1/ 86ـدارالكتب العلمية ـبيروت ـط الثانية 1986ء)

- شوافع اور حنابلہ کے ہاں پاک نہیں ہوتی۔وہ فرماتے ہیں کہ ذبح کرنے سے جب ان حرام جانوروں کا گوشت پاک نہیں ہوتا تو ان کا چڑا کیسے پاک ہو گا۔شوافع کے ہاں غیر ماکول اللحم جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔
- مالکیہ کھال کی پاکی اور ناپاکی کے سلسلے میں جانوروں میں فرق کے قائل ہیں۔ان کے ہاں جانوروں کی تین قسمیں ہیں۔

(1)جو جانور متفقہ حرام ہیں،ان کی کھال ذبح کرنے سے پاک نہیں ہوتی۔جیسے خنزیر

(2)جو مختلف فیہ ہیں،انکی کھال ذبح کرنے پاک ہو جاتی ہے لیکن کھانا جائز نہیں،جیسے گدھا وغیرہ۔

(3)جو مکروہ ہیں،ان کو اگر کھانے کی نیت سے ذبح کیا جائے تو کھال پاک ہو جاتی ہے ورنہ نہیں،کیونکہ کھانے کی نیت سے اگر ذبح نہ کیا ہو تو جانور مردار ہو جاتا ہے اور مردار کی کھال ناپاک ہوتی ہے۔[16]

احناف کی دلیل یہ حدیث ہے۔

أیما إهاب دبغ فقد طهر[17]

(3)اگر کوئی جانور اپنی موت مر جائے(خواہ وہ حلال ہو یا حرام)دباغت سے قبل اس کی کھال کسی بھی صورت میں پاک نہیں ہوتی اگرچہ اسے شرعی طریقے سے ذبح بھی کیا جائے۔کیونکہ مرنے سے یہ مردار ہو جاتا ہے اور مردار کا گوشت،چربی اور کھال سب نجس اور ناپاک ہوتا ہے۔

أن رسول الله صلى الله علیہ وسلم کتب إلى جهينة قبل موته بشهر أن لا تنتفعوا من الميتة بإهاب ولا عصب[18]

(4)جن جانوروں میں خون نہیں ہوتا ان کی کھال ہر صورت میں پاک ہوتی ہے چاہے زندہ ذبح کیا جائے یا خود مر جائے۔جیسے چھوٹا چوہا وغیرہ۔[19]

(5)انسان کی کھال اگرچہ مرنے کے بعد بھی پاک ہوتی ہے تاہم اسکی کرامت اور احترام کی وجہ اسے استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں۔

ولقد کرمنا بنی آدم[20]

دباغت کے بعد کھال کے استعمال کے شرعی اصول:

اس پر ہم آگے روشنی ڈالیں گے۔

لیدر پراڈکٹس کی تیاری کے شرعی اصول

چڑے سے لیدر پراڈکٹس تیار کرنے کے لیے اسے ایک خاص عمل سے گزارا جاتا ہے،جسے دباغت کہا جاتا ہے۔

چڑے کی دباغت(Tanning)کے اسلامی اصول:

---

[15] (ابن عابدین شامی،ردالمحتار مع الدر المختار-کتاب الطہارۃ-مطلب فی احکام الدباغۃ-203/1---205-دارالفکر بیروت-ط 1992ء)

[16] (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ-جلد-طہارۃ الجلد بالزکاۃ-ص252/15دار السلاسل کویت)

[17] (سلیمان بن اشعث، سنن النسائي الكبرى-کتاب الفرع والعتیرۃ-جلود المیتۃ-رقم:4567-ص 3/ 83-دارالکتب العلمیۃ بیروت-ط 1991ء)

[18] (سلیمان بن اشعث،سنن أبي داود کتاب اللباس-باب من روی ان لا ینتفع باھاب المیتۃ- 2/ 465-دارالفکر بیروت)

[19] (ابن عابدین شامی،ردالمحتار مع الدر المختار-کتاب الطہارۃ-مطلب فی احکام الدباغۃ-203/1---205-دارالفکر بیروت-ط 1992ء)

[20] (الاسراء 70)

کھال کی پاکی کا ایک طریقہ اس کی دباغت کرنا ہے.

دباغت کی تعریف:

دباغت عربی زبان کا لفظ ہے۔ دب غ حروف اصلی ہیں۔ شیخ عربی لغت کی مشہور کتاب الرائد میں دباغت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دباغۃً۔الجلد: عالجہ ببعض المواد الکیمیاویۃ لیلیّنہ ویزیل مابہ من الشعر والنتن والرطوبۃ۔[21]

ترجمہ: کھال کو نرم کرنے، اس سے بدبو، بال اور رطوبت زائل کرنے کیلئے خاص کیمیکل کے استعمال کرنے کو دباغت کہتے ہیں۔ انگریزی میں اسے (tanning) کہتے ہیں۔[22]

جس کیمیائی مادے کو دباغت میں استعمال کرتے ہیں اسے عربی میں (الدِّبغ) کہتے ہیں[23] اور انگریزی میں اسے (tannin) کہتے ہیں. کیمبرج ایڈوانس ڈکشنری میں دباغت کی تعریف یوں ہے:

[24]Tan (leather), to change animal skin into leather using special chemicals such as tannin.

ترجمہ: خاص کیمیکل کو استعمال کر کے جانور کی کھال کو استعمالی چمڑے میں تبدیل کرنے کو دباغت کہتے ہیں۔

دباغت کی فقہی تعریف:

دباغت کی ایک تعریف فقہاء نے بھی کی ہے۔ انہوں نے دباغت کی تعریف میں اسلامی اصولوں کو بھی مد نظر رکھا ہے۔

علامہ شامی نے دباغت کی تعریف یوں کی ہے: مایمنع النتن والفساد[25]

لیدر انڈسٹری میں رائج دباغت کا طریقہ کار (Tanning process)

صنعتی طور پر کھال کو درج ذیل مراحل سے گزار کر چمڑا بنایا جاتا ہے۔

(1) درجہ بندی اور ترتیب (sorting)

یہ سب سے پہلا مرحلہ ہوتا ہے۔ اس میں کھال کے معیار، وزن اور سائز کو مد نظر رکھ کر ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جنس کے اعتبار سے بھی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ جیسے گائے اور بیل کی کھالوں کو ایک طرف اور بھیڑ بکریوں کی کھالوں کو ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔

(2) کانٹ چھانٹ (Trimming)

عام طور پر یہ عمل درجہ بندی کے دوران ہی کیا جاتا ہے۔ اس میں کھال سے غیر ضروری اور بے کار حصوں کو الگ کیا جاتا ہے، جیسے ٹانگیں، دم اور چہرہ وغیرہ۔

(3) بوسیدگی سے بچاؤ (coring and storage)

چونکہ جانور سے کھال کی علیحدگی کے فوراً بعد چمڑا بنانے کا عمل شروع نہیں ہوتا بلکہ اس میں ایک لمبا وقت لگتا ہے۔ اس دوران کھال کو سالم اور محفوظ رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کھال کو 6 ماہ تک محفوظ رکھنے کی ضرورت ہو تو کھال پر نمک چھڑکا جاتا ہے اور کھال کو خشک کیا جاتا ہے۔ اور اگر دو سے پانچ دنوں تک کھال کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہو تو برف کے

---

[21] (جبران مسعود۔الرائد۔دبغ۔ص354۔ط دارالعلم للملایین۔مارچ 1992ء)

[22] (Cambridge Advanced learner's dictionary, Tan)

[23] (جبران مسعود۔الرائد۔دبغ۔ص354۔ط دارالعلم للملایین۔مارچ 1992ء)

[24] (Cambridge Advanced learner's dictionary, Tan)

[25] (ابن عابدین شامی، ردالمحتار مع الدر المختار۔کتاب الطہارۃ۔مطلب فی احکام الدباغۃ۔1/203۔دارالفکر بیروت۔ط 1992ء)

سیلوں کو یا کولڈ اسٹوروں کو استعمال کیا جاتا ہے۔عام طور پر کھال نمکین حالت میں دباغت خانے (Tannery) پہنچتی ہے۔ دباغت خانے کے دو حصے ہوتے ہیں۔(1) Beam house (2) Tan yard

بیم ہاؤس کی سرگرمیاں (Beam house operations)

(1) کھالوں کو پانی دینا (soaking)

اس عمل کے دوران کھال کو خاص مشینوں میں پانی کیساتھ دھویا جاتا ہے تاکہ کھال کی خشکی بھی دور ہو جائے اور صاف بھی ہو جائے۔ یہ عمل کھال کی ساخت پر موقوف رہتا ہے۔ کبھی یہ عمل چند گھنٹوں پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی یہ سلسلہ کئی دنوں تک دراز ہو جاتا ہے۔

نوٹ: اس عمل کے دوران کھال میں مختلف جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے اس عمل میں جراثیم کش دوائیوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

(2) بال اتارنا اور چونے کا استعمال (Unhairing and liming)

اس عمل میں کھال سے بالوں کو صاف کیا جاتا ہے۔ بالوں کو جڑوں سے اکھاڑنے اور کھال سے چکناہٹ (Fats) ختم کرنے کیلئے عموماً سوڈیم ہائیڈرو سلفائیڈ، سوڈیم سلفائیڈ Na_2S اور چونے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ عمل عام طور پر بڑے جانوروں کی کھال کیساتھ کیا جاتا ہے۔

(3) بھیڑ کی کھالوں کی رنگریزی اور چونا دینا

بھیڑ کی کھال سے زیادہ اون حاصل کرنے کیلئے کھال کو رنگ اور چونا دیا جاتا ہے جس سے اون جڑ سے صحیح سالم باہر آجاتا ہے۔ اس میں سوڈیم سلفائیڈ کے امیزے کو چونے کے امیزے (Hydrated lime) کیساتھ ملایا جاتا ہے اور کھال کے اندرونی حصہ پر لگایا جاتا ہے اور کئی گھنٹوں تک اسے ایسے ہی رہنے دیا جاتا ہے، جس سے یہ رنگ اون میں سرایت کر جاتا ہے اور اون کی جڑوں کو نرم کر دیتا ہے جسے آسانی سے نکالا جاتا ہے۔

(4) کھال سے گوشت کی صفائی (Fleshing)

اس عمل میں کھال سے متصل ہر قسم کے نامیاتی مادوں جیسے روغنیات (Fats) وغیرہ کو الگ کیا جاتا ہے۔ اس میں فلشنگ مشین کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران کھال سے بہت سی آلائشیں اور گند الگ ہو جاتا ہے۔

(5) کھال کی موٹائی اور شکل کی تعین (Splitting)

اس عمل کے دوران خاص مشینوں (splitting machines) کے ذریعے کھال کی موٹائی اور شکل متعین کی جاتی ہے۔

(6) تیزابیت کی سطح کو معتدل کرنا۔ (DE liming process)

ماقبل میں بہت سارے کیمیکلز کو استعمال کیا گیا جن کی دیر تک کھال میں موجودگی نقصان دہ ہوتی ہے اس لئے کھال کو دوبارہ تازہ پانی میں یا کم تیزابی امیزوں (weak acidic solution) میں ڈالا جاتا ہے تاکہ کھال کی تیزابیت (pH level) کم ہو جائے اور یہ کیمیکلز کھال سے نکالے جاسکے۔

پلانٹ کے دوسرے حصے کی سرگرمیاں (Tan yard operations)

اب تک جو مراحل تھے وہ پلانٹ کے ایک خاص حصے میں سرانجام دیے جا رہے تھے جسے بیم ہاؤس کہتے تھے۔ بیم ہاؤس کے بعد کھال کو پلانٹ کے ایک دوسرے حصے میں منتقل کیا جاتا ہے جسے (Tan yard) کہتے ہیں۔

اس حصے کی اہم سرگرمیاں درج ذیل ہیں۔

(1) چکناہٹ کو ختم کرنا (Degreasing)

یہ عمل خصوصاً بھیڑ کی کھال میں ہوتا ہے۔ اس عمل میں کوئی مائع اور غیر آیونی سرفیکٹنٹ (Surfactant) استعمال کیا جاتا ہے۔ (غیر آیونی سرفیکٹنٹ کو مائع کی سطح کو پرسکون بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے)

Pickling(2)

کھال کی تیزابیت کو 3.5 کے آس پاس رکھنے کیلئے سلفیورک تیزاب اور نمک کو استعمال کیا جاتا ہے جس سے کھال کی تیزابیت 3.5 کے آس پاس آجاتی ہے۔

(3)دباغت(Tanning)

بنیادی طور پر کھال کے بوسیدہ ہونے کا تعلق اس موجود کولاجنی ریشوں (collagen fibers) سے ہوتا ہے۔ دباغت میں ان کولاجینی ریشوں کو کھال سے الگ کیا جاتا ہے جس سے کھال دیر تک محفوظ ہو جاتی ہے۔ دباغت کے کئی طریقے ہیں، لیکن آج کل صنعتوں میں عموماً کروم دباغت (chrome tanning) پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس میں کرومیم سلفیٹ (Chromium sulphate) کو استعمال کیا جاتا ہے۔

دباغت کی ایک دوسری قسم بھی ہے جسے نباتاتی دباغت (vegetable tanning) کہتے ہیں۔ اس میں خاص نباتات کے ذریعے کھال کی دباغت کی جاتی ہے عام طور پر اس میں ارجنٹینی درخت کوبراکو (Quebracho) سے تیار کردہ سفوف کو استعمال کیا جاتا ہے۔ نباتاتی دباغت سے اتنا معیاری چمڑا نہیں بنتا جتنا کرومی دباغت سے بنتا ہے۔ نیز نباتاتی دباغت سے چمڑے میں جو خصوصیات پیدا ہوتی ہیں جو سب کرومی دباغت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آج کل اسی سے نوے فیصد چمڑا کرومی دباغت سے تیار ہوتا ہے۔

Dying, sorting and pressing(4)

اس عمل کے دوران پورے کھال کو گہرے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ اس میں عموماً انالین (Aniline) پاؤڈر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ عمل دس گھنٹوں تک جاری رہتا ہے۔ اسے ڈائینگ (Dying) کہتے ہیں۔ اسکے بعد کھالوں کو ایک خاص ترتیب سے اوپر نیچے رکھا جاتا ہے جسے (sorting) کہتے ہیں اور پریسنگ مشین کے ذریعے انہیں دبایا جاتا ہے تاکہ ان میں موجود پانی نکل جائے۔

Fattening(5)

اس میں کھالوں کو گول ڈرموں میں جانور کے پٹھوں سے حاصل شدہ چربی (Tallow) کیساتھ ڈالا جاتا ہے اور انہیں گھومایا جاتا ہے جس سے کھالوں میں نرمی آجاتی ہے۔

Setting out(6)

یہ چمڑا بننے کا آخری عمل ہے۔ اس میں کھالوں کو خاص مشینوں کے ذریعے دبایا جاتا ہے تاکہ ان میں سرایت شدہ پانی خارج ہو جائے۔

(7)خشک کرنا(Drying)

ان چمڑوں کو 4 سے 5 دنوں کیلئے لٹکا دیا جاتا ہے تاکہ خشک ہو جائے۔ اس کے بعد انہیں اتارا جاتا ہے اور ایک مشین کے ذریعے ہموار کیا جاتا ہے۔

(8)آخری مراحل(Finishing, buffing, spray coloring, Ironing)

اس میں کسٹمر کی ڈیمانڈ کے مطابق چمڑا تیار کیا جاتا ہے پھر اسے بفنگ مشین کے ذریعے مخملی سا بنایا جاتا ہے اور کسٹمر کے ڈیمانڈ کے مطابق رنگ میں گہرائی یا ہلکا پن پیدا کی جاتی ہے۔ یعنی رنگ کا شیڈ متعین کیا جاتا ہے۔

اسکے بعد چمڑے کو 50 ڈگری سنٹی گریڈ سے لے 130 ڈگری سنٹی گریڈ تک کی درجہ حرارت پر استری کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ چمڑا باہر مارکیٹ میں آجاتا ہے۔[26]

[26] Tanning of Hides and skins. Industrial Emissions Directive 2010/75/EU,

پاکستان میں چمڑے کی صنعت کی تاریخی حیثیت:

قیام پاکستان کے وقت یہاں بہت کم دباغت خانے(Tannery) تھے جو نہایت چھوٹے پیمانے پر چمڑا تیار کرتے تھے۔سب سے پہلے کراچی میں کچھ چمڑا تیار کرنے کے کارخانے(Tannery) قائم ہوئے۔1950ء کی دہائی میں لاہور میں کچھ کارخانے قائم ہوئے۔1960ء تک ملتان، ساہیوال، قصور، گجرانوالہ اور سیالکوٹ میں بھی یہ دباغت خانے قائم ہوئے جو اپنے وقت کے جدید آلات سے لیس تھے۔1970ء میں اس صنعت نے مزید ترقی کی اور پاکستان مکمل چمڑا تیار کرنے لگا۔1980ء میں اس کے معیار میں بہتری لائی گئی۔1990ء میں پاکستانی برآمدات میں اس کا حصہ 10.41 رہا۔2008ء اور 2009ء میں صنعت یکدم گر گئی اور اس کے برآمدات میں 27 فیصد کمی آئی۔آج ملک میں 800 چمڑا تیار کرنے کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ان کارخانوں کو ملک کے اندر ہی سے ہر سال ایک کروڑ 30 لاکھ گائے کی کھالیں اور 4 کروڑ 74 لاکھ بھیڑ بکریوں کی کھالیں ملتی ہیں۔اس صنعت سے ملک میں 5 لاکھ افراد وابستہ ہیں۔

لیدر پراڈکٹس کے مسائل کا شرعی جائزہ

لیدر پراڈکٹس چونکہ چمڑے ہی سے بنتے ہیں،اس لیے ان کے مسائل کے شرعی جائزے کو ہم درجہ ذیل چار نکات پر تقسیم کرسکتے ہیں۔

1۔دباغت شدہ کھال(Tanned skin) کے استعمال کیلئے شرعی اصول

2۔مروجہ دباغت کو پرکھنے کا شرعی معیار

3۔کافر ممالک سے درآمد شدہ چمڑے کا شرعی حکم

4۔مقامی طور پر تیار شدہ چمڑے کے بارے میں شرعی حکم

(1) دباغت شدہ کھال(Tanned skin) کے استعمال کیلئے شرعی اصول:

1۔کھال کی پاکی کا ایک طریقہ دباغت بھی ہے۔اس طریقے سے چونکہ کھال میں موجود تمام فاسد مادے اور نجاستیں نکل جاتی ہیں،اسلئے دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے۔[27]

2۔خنزیر چونکہ نجس العین ہے،اسلئے اسکی کھال کسی بھی صورت پاک نہیں ہوتی،چاہے اسکی دباغت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

{أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ}[28]

3۔جن جانوروں کے کھالوں کی مکمل دباغت ناممکن ہو انکو دباغت کے بعد استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔جیسے سانپ اور چوہے کی کھال وغیرہ۔

إلا جلد الإنسان والخنزير، ومالا يحتمل الدبغ كجلدحية صغيرة وفارة[29]

نوٹ: یہاں پر سانپ اور چوہے سے مراد ایسا سانپ اور چوہا ہے جس میں خون ہو۔باقی جس سانپ اور چوہے میں خون نہ ہو،اس کی کھال دباغت سے قبل بھی پاک رہتی ہے۔شامی میں ہے:

Institute for prospective Technology Studies Sustainable Production and Consumption Unit European IPPC Bureao.2013.Ch 2: Applied processes and Techniques. Page : 13 to 25

[27] (ابوعیسیٰ ترمذی، سنن الترمذی۔کتاب اللباس۔جلود المیتۃ اذا دبغت۔رقم 1727۔ص220/4۔داراحیاء التراث العربی بیروت)

[28] [الأنعام: 145]

[29] (وحبۃ الزحیلی، الفقہ الإسلامي وأدلتہ للزحيلي انواع المطہرات۔الحنفیۃ۔ 1/ ۔دارالفکر دمشق۔251)

وبناء علی ماذکر من أن مالا یحتمل الدباغۃ لایطھر (قولہ جلدحیۃ صغیرۃ) أي لھادم، أمامالادم لھافھي طاھرۃ، لماتقدم أنھالووقعت في الماء لاتفسدہ[30]

4۔انسان کی کھال اگرچہ دباغت سے قبل اور دباغت کے بعد ہر صورت میں پاک ہے لیکن اس کی کرامت اور احترام کی وجہ سے اسے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

ولقد کرمنابنی آدم[31]

5۔خنزیر،انسان اور ان کھالوں کے علاوہ جو دباغت کو قبول نہیں کرتی،باقی کھالوں کی دباغت ہو جائے تو اس سے وہ پاک ہو جاتے ہیں۔انہیں استعمال کرنا جائز ہو جاہے۔

6۔دباغت کے بعد کھال کا حکم عام کپڑوں کا سا بن جاتا ہے یعنی اگر اس پر نجاست لگے تو دھونے سے صاف ہو سکتی ہے،اور صاف کرنے کے بعد اس چمڑے کو استعمال کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

(2)مروجہ دباغت کو پرکھنے کا شرعی معیار:

مروجہ دباغت کو شریعت کی روشنی میں پرکھنے کو درج ذیل نکات پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- پاک ہونے کیلئے کس قدر دباغت ضروری ہے؟
- دباغت میں استعمال ہونے والے کیمیکلز کا شرعی حکم
- مشکوک یا نامعلوم اجزاء کا شرعی حکم

پاک ہونے کیلئے کس طرح دباغت ضروری ہے؟

علامہ شامیؒ نے لکھاہے کہ کھال کی اتنی دباغت ضروری ہے جس سے اس کی بدبو زائل ہو اور وہ بوسیدہ ہونے سے بچ جائے۔مایمنع النتن والفساد[32]

اس دو چیزوں کو زائل کرنے کیلئے جو کچھ استعمال کیا جائے گا مقصد پورا ہو جائے گا۔چنانچہ آپؒ نے اس کے بعد لکھاہے کہ دباغت کی دو قسمیں ہیں:

1۔ حقیقی دباغت 2۔ حکمی دباغت

1۔حقیقی دباغت: جس میں خاص کیمیکلز کو استعمال کیا جائے

2۔جس میں کھال کو مٹی میں مل کر یا دھوپ میں سو کھا کر اس کی دباغت کی جائے

ان دونوں طریقوں سے جو دباغت حاصل ہو گی وہ جائز ہو گی اور اس سے چمڑا پاک ہو جائے گا۔بعض احناف اگرچہ فرماتے ہیں کہ حکمی دباغت کی صورت میں چمڑا گیلا ہو جائے تو دوبارہ نجس ہو جاتا ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ نجس نہیں ہوتا۔[33]

دباغت میں استعمال ہونے والے کیمیکلز کیلئے شرعی اصول:

1۔دباغت کے دوران جن کیمیکلز کو استعمال کیا جاتا ہے ان میں یہ صلاحیت ہو کہ وہ کھال سے وہ فاسد مادے نکال سکے جن کا کھال میں باقی رہنا اس کے لئے نقصان دہ ہو اور ان کا نکالنا اس کے لئے مفید ہو کہ اب پانی میں رکھنے سے بھی کھال بوسیدہ نہ ہو۔

اماالدابغ فھو کل حریف ینزع فضول الجلد وھو رطوبتہ ومائیتہ التی یفسدہ بقاؤھاویطیبہ نزعھا بحیث لونقع فی الماء لم یعد الیہ النتن والفساد۔[34]

---

[30] (ابن عابدین شامی، ردالمحتار مع الدر المختار۔کتاب الطہارۃ۔مطلب فی احکام الدباغۃ۔203/1۔دارالفکر بیروت۔ط 1992ء)

[31] (الاسراء 76)

[32] (ابن عابدین شامی، ردالمحتار مع الدر المختار۔کتاب الطہارۃ۔مطلب فی احکامالدباغۃ۔203/1دارالفکر بیروت۔ط 1992ء)

[33] (ابن عابدین شامی، ردالمحتار مع الدر المختار۔کتاب الطہارۃ۔مطلب فی احکامالدباغۃ۔203/1دارالفکر بیروت۔ط 1992ء)

[34] (محمد بن عمر نووی الشافعی ۔نہایۃ الزین فی ارشاد المبدئین۔فصل فی مسائل المنثورۃ۔ص15۔دارالفکر بیروت۔)

2۔ کھال کی پاکی کیلئے دباغت ضروری ہے۔ لیکن دباغت میں استعمال ہونے والے اجزاء کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر یہ اجزاء ناپاک ہو تو اس دباغت سے چمڑا پاک نہیں ہو گا۔ اس چمڑے کو پانی سے دھونا ضروری ہے تاکہ اسکی نجاست زائل ہو سکے۔ اس کے بعد اسے استعمال کرنا جائز ہے۔

مشکوک یا نامعلوم کیمیائی اجزاء کا شرعی حکم

مشکوک اور نامعلوم کیمیائی اجزاء کے استعمال کا شرعی حکم اس بات پر موقوف ہے کہ یہ چمڑا مقامی طور پر مسلمانوں نے تیار کیا ہے یا باہر سے کسی غیر مسلم ملک سے آیا ہے۔

(3) غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ چمڑے کا شرعی حکم

1۔ اگر چمڑے کے بارے میں پتہ چلے کہ یہ ان جانوروں کی کھال سے بنا ہے جو دباغت سے پاک نہیں ہوتی تو اسے استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں۔

2۔ اگر چمڑے کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ کس کھال سے بنا ہے لیکن جہاں سے درآمد کیا جاتا ہے، وہاں پر عموماً خنزیر کی کھال سے چمڑا تیار کیا جاتا ہو، یا عام طور پر وہاں کی دباغت شرعی معیارات پر پوری نہیں اترتی تو احتیاط پر عمل کرتے ہوئے اس ملک کا چمڑا درآمد کرنا جائز نہیں ہے۔

3۔ جس چمڑے کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ ان جانوروں کا ہے جن کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے تو اسکے شرعی احکام درج ذیل ہیں

- دباغت میں استعمال ہونے والے کیمیائی اجزاء کے بارے میں معلوم ہو کہ پاک ہیں نجس نہیں ہیں تو اس کھال کو استعمال کرنا جائز ہے۔
- اگر معلوم ہو کہ استعمال شدہ اجزاء نجس ہیں تو اس کھال کو دھونا ضروری ہے۔ دھونے کے بعد اسے استعمال کر سکتے ہیں۔
- اگر کیمیائی اجزاء کے بارے میں شک ہو یا مشکوک کیمیائی اجزاء کو استعمال کیا گیا ہو تو دھونا افضل ہے۔

مایخرج من دارالحرب کسنجاب ان علم دبغہ بطاہر فطاہر او بنجس فنجس وان شک فغسلہ افضل۔۔۔ شرح۔۔۔[35]

(5) اسلامی ملکوں میں تیار ہونے والے چمڑے کیلئے شرعی اصول:

اور اگر چمڑا کسی اسلامی ملک میں تیار ہوتا ہو تو ناپاک اجزاء کے استعمال کا پتہ چل جائے تو چمڑے کو دھو کر استعمال کرنا ضروری ہے، اور بغیر دھوئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر محض وہم اور شک ہے کہ کھال کی دباغت پوری طرح نہیں ہوئی ہے یا دباغت کے دوران ناپاک کیمیائی اجزاء کو استعمال کیا گیا ہے تو اس شک اور وہم کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور کھال کو استعمال کرنا شرعاً جائز ہے۔

ونقل في القنية أن الجلود التي تدبغ في بلدنا ولا يغسل مذبحها، ولا تتوقى النجاسات في دبغها ويلقونها على الأرض النجسة ولا يغسلونها بعد تمام الدبغ فهي طاهرة يجوز اتخاذ الخفاف والمكاعب وغلاف الكتب والمشط والقراب والدلاء رطبا ويابسا. اه۔

أقول: ولا يخفى أن هذا عند الشك وعدم العلم بنجاستها.[36]

لیدر انڈسٹری کیلئے شرعی ضابطہ:

لیدر انڈسٹری میں جو چمڑا تیار ہوتا ہے وہ پہننے اور دیگر مختلف استعمالی چیزوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بات واضح ہے کہ شریعت ہمیں منع کرتی ہے کہ ناپاک اشیاء استعمال کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو چمڑا ہم استعمال کر رہے ہیں وہ پاک ہو۔ لیدر انڈسٹری میں حلال اور پاک چمڑے کے دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن وسنت کے حلال معیارات کی روشنی میں وضع کردہ ان اصولوں کی پاسداری کریں۔

- اس بات کو یقینی بنائیں کہ مندرجہ ذیل کھالیں دباغت کیلئے قبول نہ کیے جائیں

1۔ خنزیر کی کھال 2۔ انسان کی کھال 3۔ سانپ کی کھال 4۔ چوہے کی کھال

- جس کھال کے بارے میں شک ہو کہ یہ خنزیر یا دیگر ممنوعہ کھالوں میں سے ہو سکتا ہے، اسکو نہ لیں۔

---

35 (ابن عابدین شامی، ردالمحتار مع الدر المختار۔کتاب الطہارۃ۔مطلب فی احکامالدباغۃ۔205/1دارالفکر بیروت۔ط 1992ء)

36 (ابن عابدین شامی،ردالمحتار مع الدر المختار۔کتاب الطہارۃ۔مطلب فی احکامالدباغۃ۔206/1دارالفکر بیروت۔ط 1992ء)

- صرف وہ کھال قبول کریں جس کی شریعت اجازت دیتی ہو کہ یہ دباغت کے بعد پاک ہوجاتی ہے۔
- دباغت کے دوران استعمال ہونے والے کیمیائی اجزاء کا جائزہ لیا جائے کہ کہیں کوئی ناپاک شئ تو استعمال نہیں کی جارہی۔
- دباغت کا عمل اتنا ہو جس سے کھال کی بدبو بھی ختم ہو جائے اور کھال محفوظ بھی ہو جائے۔
- اگر دباغت میں کوئی ناپاک کیمیکل استعمال کیا گیا ہے تو فیکٹری پر لازم ہے کہ اسے پانی سے صاف کر کے نجاست سے پاک کرے، اسکے بعد اسے مارکیٹ کو سپلائی کرے۔
- کسی حلال سرٹیفائنگ باڈی(Halal Certifying body)سے اس چمڑے کو منظور کریں تاکہ عوام الناس بغیر کسی اشتباہ میں پڑ کر یہ چمڑا خرید کر استعمال کرسکے۔

حلال لیدر کی دستیابی کیلئے حکومت کو سفارشات

ایک اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مسلمان رعایا کی دیگر ضروریات کا لحاظ رکھنے کے ساتھ ساتھ انکی یہ دینی ضرورت بھی پوری کرے کہ ان کے استعمال کرنے کیلئے جائز اور پاک چمڑا ہر جگہ دستیاب ہو۔اس کے لئے حکومت کو درج ذیل سفارشات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

- جو کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی اس پر سخت پابندی لگادی جائے تاکہ وہ فیکٹری تک پہنچ بھی نہ پائے۔
- دباغت خانوں کیلئے قانونی ضابطوں کیساتھ ساتھ شرعی ضابطے بھی لاگوں کئے جائیں۔
- دباغت کے دوران استعمال ہونے والے کیمیائی اجزاء کے پاک ہونے کو یقینی بنائیں۔
- کافر ممالک سے چمڑا درآمد کرنے سے قبل اسکے پاک ہونے کو یقینی بنائیں۔
- میڈیا کے ذریعے عوام میں پاک چمڑے کے استعمال کے بارے میں آگاہی مہم چلائے خصوصاً خنزیر کے چمڑے کی علامات عام کئے جائیں تاکہ ہر عام وخاص مارکیٹ میں موجود چمڑے کو جانچ سکے کہ خنزیر کا چمڑا ہے یا نہیں۔
- لیدر کمپنیوں پر لازم کیا جائے کہ وہ لیدر کو مارکیٹ میں لانے سے قبل اسکی حلال سرٹیفیکیشن کرے۔
- چونکہ چمڑے کی پہچان اس قدر آسان نہیں کہ ہر شخص جائز اور ناجائز میں تمیز کرسکے۔اس لئے کھال کے جنس کو معلوم کرنے کیلئے لیبارٹری ٹیسٹ کو یقینی بنائیں۔

عموماًلوگوں کو بازار میں خنزیر کی کھال سے بنے جیکٹ اور جوتوں سے واسطہ پڑتا ہے۔اس کی اگرچہ ایک سادہ علامت یہ ہے کہ چمڑے پر جگہ جگہ تین تین ڈاٹ کی صورت میں چھوٹی چھوٹی سوراخیں ہوں گی۔جیسا کہ تصویر میں نظر آرہا ہے۔

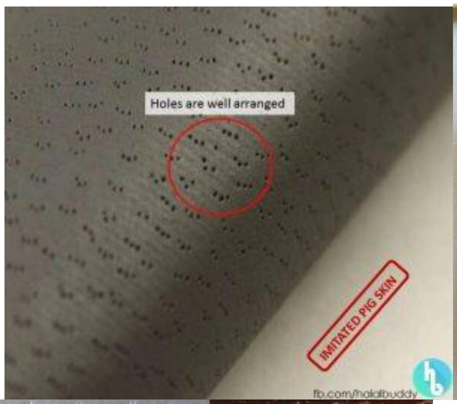

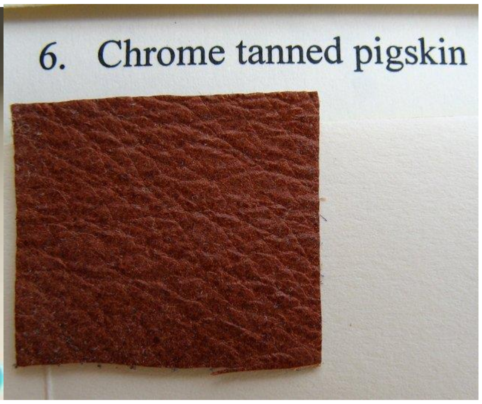

لیکن بازار میں چمڑوں کی بہتات کی وجہ سے ہر دو کھالوں میں اشتباہ ہونے لگتا ہے۔اس لئے عموماً کھال کا جنس معلوم کرنے کیلئے لیبارٹری کا سہارہ لیا جاتا ہے۔

لیبارٹری میں خنزیر کی کھال کی شناخت کا طریقہ:

ملائیشاء کی الائیڈ کمسٹس لیبارٹری (Allied Chemists Laboratory.ACL) کے مطابق

سب سے پہلے کھال کی کوٹنگ (رنگ وروغن) کو کیمیائی محلولوں کی مدد سے ہٹایا جاتا ہے۔

اس کے بعد اسے ایک خاص جگہ (fume cupboard) میں سوکھنے کیلئے رکھا جاتا ہے۔

اس کے بعد مائیکروسکوپ کے ذریعے جلد کی سطح کا مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اس میں خنزیر کے چمڑے کی ہیئت یا اور خصوصیات تو نہیں پائی جاتی۔[37]

ان سات سفارشات پر عمل پیرا ہو کر ہم حلال لیدر انڈسٹری کی داغ بیل ڈال کر پاک زندگی گزار سکیں گے اور اپنی عبادات و معاملات میں سکون پا سکیں گے۔اللہ تعالی پاکستان کو ہر قسم کی ناپاکیوں سے پاک رکھیں۔آمین

تمت

37 http://www.alliedchemists.com.my/services/19/Leather-Identification